جواب: **فقہ کا مفہوم:** فقہ کے معنی ہیں سمجھ بوجھ۔ شرعی اصطلاح میں قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی کے مسائل کو جاننے اور حل کرنے کا نام فقہ ہے۔

فقہ کے اصول و مصادر

۱۔ الکتاب ۲۔ السنتہ ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

۱۔ الکتاب: الکتاب یعنی قرآن پاک اسلامی احکام کا بنیادی اور پہلا ماخذ ہے۔ قرآن پاک کے صریح احکام کو نصوص کہتے ہیں۔ جس بات کا قرآن نے حکم دیا ہے اسے امر کہتے ہیں۔ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اس کو نہی کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کے اوامر اور نواہی کو دین میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ السُنتہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سنت کہلاتا ہے یہ اسلامی احکام کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ آپ کے طریقے کی جو باتیں ہم تک پہنچی ہیں حدیث کہلاتی ہیں۔ آپ کی حدیث ہم تک جس طرح پہنچی ہیں اس کو روایت کہتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے ذریعہ پہنچی ہیں۔ ان کو راوی کہتے ہیں۔

۳۔ اجماع: اسلامی احکامات کا تیسرا ماخذ اجماع ہے۔ اجماع کا مطلب یہ ہے کہ ایک رائے پر اکٹھے ہونا۔ اور ایک بات پر متفق ہونا۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس کا ذکر واضح طور پر قرآن اور احادیث میں موجود نہ ہو۔ تو اس دور کے اہل علم مسلمان متفقہ طور پر ایسا حل نکال لیں۔

قرآن اور حدیث کی روح کے خلاف نہ ہو۔ تو اس فیصلہ کو ماننا دوسرے مسلمانوں کے لیے شرعی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی کو اجماع امت کہا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت رسول پاکؐ کے فرمان سے واضح ہے۔

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

اجماع کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی شریعت کے ماہر اہل علم متفق ہوں۔ اگر ایک مسئلہ پر اجماع ہو چکا ہے۔ تو آئندہ اس کے خلاف فیصلہ نہ ہوگا۔ قرون اولی کے علماء کے اجماع کو دوسرے اجماع پر فوقیت ہے اگر اسلامی شریعت کے علماء میں کوئی اتفاق ہو گیا اور ان کی رائے پھیل گئی۔ کسی نے مخالفت نہ کی۔ تو یہ بھی اجماع تصور ہو گا۔

۴۔ **قیاس** : قیاس کے معنی ہیں۔ اندازہ۔ کسی بات کو کسی دوسری بات کے مساوی کرنا یا مطابق کرنا۔

قیاس شریعت میں اس اندازے کو کہتے ہیں کہ ایک معلوم شرعی حکم کے اسباب اور علتوں کو سامنے رکھ کر کسی ایسے معاملے میں جس کے متعلق شرعی حکم موجود نہ ہو۔ کوئی مناسب حکم دیا جائے یا فیصلہ کیا جائے۔ قیاس اسلامی احکام کا چوتھا ماخذ ہے۔ اگر کسی بات کا حکم قرآن میں موجود نہیں۔ حدیث بھی نہیں۔ اجماع بھی نہیں تو پھر قیاس کے ذریعہ حکم معلوم کیا جا سکتا ہے۔ قیاس کرنے والے کے لیے ضروری ہے۔ کہ وہ قرآن شریف اور احادیث کا بہت بڑا عالم ہو اصول فقہ کا گہرا مطالعہ رکھتا ہو۔ مختلف اوقات میں ہونے والے اجماع سے واقف ہو۔ عربی زبان اور عربی صرف و نحو پر عبور رکھتا ہو۔ نیک اور پرہیزگار ہو۔